# تلاشِ گمشدہ



دیکھوں تو ہر جگہ تو ہے

نہ دیکھوں تو کہیں بھی نہیں ہے

وجیہہ شوکت

**Book ISBN:** 978-627-7683-00-9
**Publisher:** Contemporary Science Research Publisher (SMC-PVT) Ltd
**Publisher number:** 627-7683



# تلاشِ گمشدہ

دیکھوں تو ہر جگہ تو ہے
نہ دیکھوں تو کہیں بھی نہیں ہے

وجیہہ شوکت

**Book ISBN:** 978-627-7683-00-9
**Publisher:** Contemporary Science Research Publisher (SMC-PVT) Ltd
**Publisher number:** 627-7683

~تلاش گمشدہ~

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

وجیہہ شوکت



@ WAJIHA SHAUKAT

**Book ISBN:** 978-627-7683-00-9
**Publisher:** Contemporary Science Research Publisher (SMC-PVT) Ltd
**Publisher number:** 627-7683

~تلاش گمشدہ~

# شاعرہ

وجیہہ شوکت

# تبصرہ نگار

**جہانشاد علی انصاری**

اسسٹنٹ پرفیسر، یو-آئی-ٹی یونیورسٹی

**محمد عامر خان**

لیکچرار، یو-آئی-ٹی یونیورسٹی

**شبینہ مشتاق**

لیکچرار، یو-آئی-ٹی یونیورسٹی

**سندس صلاح الدین**

آفیسر المنائے افیرز، یو-آئی-ٹی یونیورسٹی

**حسان علی آفاق**

الیکٹریکل انجینئر، یو-آئی-ٹی یونیورسٹی

**سیدہ فضلہ جعفری**

سوفٹویر انجنیئر، یو-آئی-ٹی یونیورسٹی

**Book ISBN:** 978-627-7683-00-9
**Publisher:** Contemporary Science Research Publisher (SMC-PVT) Ltd
**Publisher number:** 627-7683

~تلاش گمشدہ~

## تبصرہ نگار

**ماہ نور صدیقی**

کمپیوٹر سسٹمز انجینئر، یو-آئی-ٹی یونیورسٹی

**رضوان احمد**

کمپیوٹر سائنٹسٹ، آئی-بی-اے

## ریسرچ ایسوسیٹ

عثمان علی آفاق

وجیہہ شوکت

## پروف ریڈنگ

محمد عامر خان

## ڈیزائنر

وجیہہ شوکت

**Book ISBN:** 978-627-7683-00-9
**Publisher:** Contemporary Science Research Publisher (SMC-PVT) Ltd
**Publisher number:** 627-7683

# قلم تک سفر

مانا کہ نہیں ہوں میں اک شاعرہ

فقط چشموں کے لہو کو لفظوں میں قید کرتی ہوں

سن دو ہزار بیس، یہ وہ سال تھا جب دنیا تباہی کی طرف جا رہی تھی۔ چاروں اور خوف تھا۔ کرونا نے پوری طرح دنیا میں اپنے پنجے گاڑھ لیئے تھے۔ ہر شخص کو اسی کے گھر میں قید کر لیا تھا۔ ہر شخص اپنے پیاروں سے بچھڑنے کی وجہ سے خون کے آنسو رو رہا تھا۔ چیخ و پکار اپنی اونچائی پر تھی۔ خوف و ہراس ہر طرف پھیل چکا تھا۔ چاروں اور سے اموات کی خبریں میرے ذہن کا محور بنی ہوئی تھیں۔ میرا ذہن اور میری روح پوری طرح دل کو ہلا

دینے والی سوچوں میں جکڑ چکی تھیں۔ جنہوں نے میرے ذہن کی ان بند کھڑکیوں پر دستک دی جن کے بارے میں نہ مجھے کچھ پتہ تھا اور نہ کبھی سوچا تھا۔ اپنے آس پاس سے آنے والی خبروں اور لوگوں کے اندر تعلق قلم سے جوڑ دیا تھا۔

میری پہلی نظم، امید بہار، سال دو ہزار بیس کے واقعات و اموات کے برعکس ہے۔ شاید پہلی بار قلم سے تعلق جوڑنا مشکل ہوتا ہے۔ اس کے بعد لفظوں کا نزول ذہن کے دریچوں پر ہوتا رہتا ہے۔ جب سے قلم سے تعلق جڑا ہے، زندگی کو اک نئے زاویے سے دیکھنا شروع کیا ہے۔ اب فقط میرے سامنے کھلا آسمان ہے، ہاتھ میں قلم ہے جس کے ذریعے کھلے آسمان پر اپنی شاعری کے نقش و نگار کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔ فی الوقت یہ

کہنا مشکل ہے کہ یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا۔ لیکن میری بھرپور کوشش رہے گی کہ اردو ادب میں شاعری کے زمرے میں خدمت گزار رہوں۔

شکریہ

# فہرست

## حصہ اول


| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1 | رب | 1 |
| 2 | تو ہے | 2 |
| 3 | سجدہ عشق | 4 |
| 4 | قلم | 6 |
| 5 | خدا | 8 |
| 6 | خطا بشر | 10 |
| 7 | رقص | 12 |
| 8 | ماں | 14 |
| 9 | بھائی | 16 |
| 10 | خاص | 18 |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 11 | اک شخص | 19 |
| 12 | ہجر | 21 |
| 13 | تم | 23 |
| 14 | حال | 25 |
| 15 | حاصل | 27 |
| 16 | قید | 29 |
| 17 | امید | 31 |
| 18 | مول | 33 |
| 19 | منتظر | 35 |
| 20 | ساون | 36 |
| 21 | رخسار | 38 |
| 22 | چہرے | 40 |
| 23 | آغوش | 41 |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 24 | وجہ | 43 |
| 25 | داستان | 45 |
| 26 | تیرا نام | 47 |
| 27 | اگر | 50 |
| 28 | نظر | 52 |
| 29 | قدر | 54 |
| 30 | سیاہی | 56 |
| 31 | لفظ | 58 |
| 32 | خطا | 60 |
| 33 | دور | 62 |
| 34 | گمنام | 64 |
| 35 | عجب | 66 |
| 36 | مقام | 67 |
| 37 | سفر | 68 |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 38 | آئینہ ہوں تیرا | 69 |
| 39 | پسند | 71 |
| 40 | الفاظ | 73 |
| 41 | گواہی | 74 |
| 42 | رنج | 75 |
| 43 | سفر | 76 |
| 44 | یادوں کی دولت | 77 |
| 45 | بے قراری | 79 |
| 46 | فریاد | 81 |
| 47 | تم آیا کرو | 83 |
| 48 | عنایت | 84 |
| 49 | ڈر لگتا ہے | 85 |
| 50 | کنارہ | 86 |
| 51 | حق | 87 |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 52 | سایہ | 88 |
| 53 | مایوس | 89 |
| 54 | امید بہار | 90 |
| 55 | دعا | 92 |

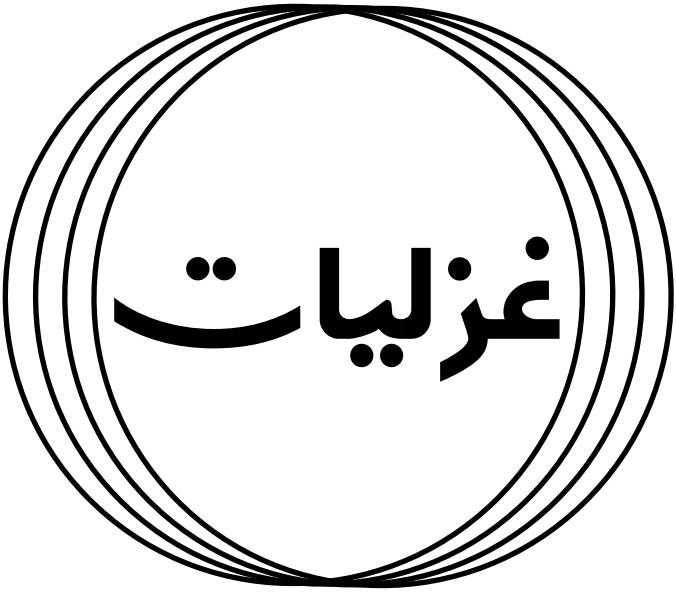

****

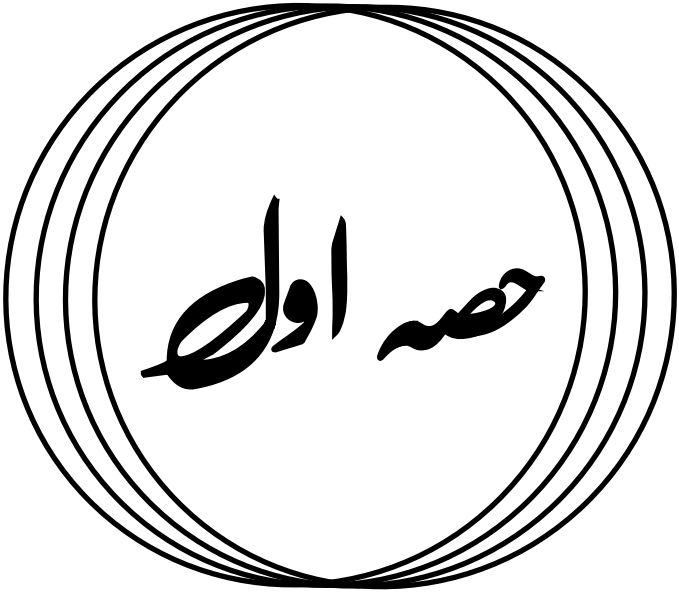
# حصہ دوم


| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1 | سبب | 95 |
| 2 | خوشیاں | 96 |
| 3 | اداسی | 97 |
| 4 | چشم | 98 |
| 5 | نیا سال | 99 |
| 6 | خاموشی | 100 |
| 7 | فرصت | 101 |
| 8 | ہوا کا جھونکا | 102 |
| 9 | طریقہ | 103 |
| 10 | دسترس | 104 |
| 11 | خاک | 105 |

| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 12 | عادت | 106 |
| 13 | لمحہ | 107 |
| 14 | تیرے بن | 108 |
| 15 | دوست | 109 |
| 16 | بے حس | 110 |
| 17 | ہنر | 111 |
| 18 | دل | 112 |
| 19 | لاحاصل | 113 |
| 20 | تقدیر | 114 |


****


غزلیات


حصہ اول

# رب

اے کاش کوئی ایسی دعا ملے

میں رب لکھوں، مجھے خدا ملے

میں ضبط لکھوں، مجھے دوا ملے

میں غلط لکھوں، مجھے سزا ملے

میں صبر لکھوں، مجھے جزا ملے

میں دل لکھوں، مجھے وفا ملے

میں آنکھیں لکھوں، مجھے حیا ملے

میں ہدایت لکھوں، مجھے راہ ملے

اے کاش کوئی ایسی دعا ملے

میں رب لکھوں، مجھے خدا ملے

# تو ہے

دیکھوں تو ہر جگہ تو ہے
نہ دیکھوں تو کہیں بھی نہیں ہے
محسوس کروں تو شہ رگ میں تو ہے
نہ کروں تو کہیں بھی نہیں ہے
جان لوں تو جلوہ گر تو ہے
نہ جانو تو کچھ بھی نہیں ہے
سوچوں تو خاموشیوں میں تو ہے
نہ سوچوں تو کہیں بھی نہیں ہے
غور کروں کروں تو رات کی تاریکیوں میں تو ہے
نہ کروں تو کہیں بھی نہیں ہے

پہچان لوں تو رب کائنات تو ہے
نہ پہچانوں تو کچھ بھی نہیں ہے
غور کروں تو رب معجزات تو ہے
نہ کروں تو کچھ بھی نہیں ہے
اب فقط اتنا جان لیا ہے
ہر جگہ تو صرف تو ہی تو ہے

***

# سجدہ عشق

عطا کر کوئی ایسا سجدہ عشق مجھے
کہ پا لوں جس میں، میں صرف تجھے
ہو عشق تیرے محبوب سے بھی مجھے
اور ضروری صرف تو اور تو ہی مجھے
ہو تیرے معجزوں پر اتنا یقیں مجھے
کہ پکاروں ہر اک لمحہ میں صرف تجھے
میں آنکھیں کھولوں تو یاد کروں تجھے
بند کروں انھیں تو فر یاد کروں تجھے

جانتا نہ ہو تیرے سوا کوئی مجھے

ہو صرف تو ہی واحد سہارا مجھے

عطا کر کوئی ایسا سجدہ عشق مجھے

کہ پا لوں جس میں، میں صرف تجھے

***

# قلم

قلم اٹھتے ہیں تو بدل جاتی ہیں تقدیریں
قلم رکتے ہیں تو رک جاتی ہیں تدبیریں

قلم اک نقش ہے، نگار ہے، ضبط ہے، ہتھیار ہے
قلم وہ اوذار ہے، ٹوٹ جائیں جس سے زنجیریں

قلم اک ساز ہے، آواز ہے، ناز ہے، دل گداز ہے
قلم وہ راز ہے، مٹ جائیں جس سے ناکامی کی لکیریں

قلم اک دعا ہے، دوا ہے، جزا ہے، رضا ہے
قلم وہ نسخہ ہے بن جائیں جس سے عروج کی تصویریں

قلم وہ کہ جس کی رب نے خود کھائی قسم ہے
قلم وہ کہ جس نے لکھی لوح محفوظ میں سب تحریریں

قلم اٹھتے ہیں تو بدل جاتی ہیں تقدیریں
قلم رکتے ہیں تو رک جاتی ہیں تدبیریں

***

# خدا

میں نے لوگوں کو خدا بنتے دیکھا ہے
میں نے انسانیت کو خطا بنتے دیکھا ہے

میں نے غربت کو سزا بنتے دیکھا ہے
میں نے دولت کو جزا بنتے دیکھا ہے

میں نے ظلم کو وبا بنتے دیکھا ہے
میں نے ظالموں کو اندھا بنتے دیکھا ہے

میں نے آنکھوں کو دریا بنتے دیکھا ہے
میں نے دل کو صحرا بنتے دیکھا ہے

میں نے خاموشی کو جزا بنتے دیکھا ہے
میں نے لفظوں کو سزا بنتے دیکھا ہے

لیکن میں نے دعا کو دوا بنتے دیکھا ہے
میں نے صبر کو جزا بنتے دیکھا ہے

میں نے غلاموں کو بادشاہ بنتے دیکھا ہے
میں نے خدا کو خدا بنتے دیکھا ہے

***

# خطا بشر

بنایا اس ذات نے انساں کو خاک سے ہی
دیا رتبہ اشرف کا انسان کو اس نے ہی

سکھایا رونا اس نے ہی اور ہنسنا بھی
اور مشکلوں سے اپنی لڑنا بھی

کیا پیدا اس نے عبادت کے لئے اپنی ہی
پر گم ہے انساں رنجشوں میں ہی

اجاڑ دیتا ہے زندگی اپنی حسرتوں کی خاطر ہی
بھول کر کہ جانا تو اسی کے پاس ہی

چلتا ہے اکڑ کر یہ جانتے ہوئے بھی
کہ زمیں بھی اسی کی ہے اور آسماں بھی

پھر نہ جانے غرور ہے کس بات کا
خاک سے بنا ہے ہو جائے گا خاک ہی

***

# رقص

کچھ ہے کہنے کو رقص کرتی ہوئی فضا کے پاس
خاموشی سے سینے میں لگائی ہے اک آس

گر ہو جائے پوری وہ اک خوبصورت آس
تو بجھ جائے گی حسرتوں کی پیاس

شامل ہونے والا ہے زندگی میں کچھ خاص
اب نہ ہونگے شاید ہم کبھی یاس

پر اک سوچ جو بھٹکتی ہے ذہن کے پاس
کہ ہو تو جائے گی پوری یہ حسیں اس

لیکن آئی رہے گی ہر اک کے بعد اک آس
کچھ پوری اور کچھ رہ جائے گی سینے کے پاس

گر ہو جائے پوری ہماری ہر اک آس
تو مٹ کر جائیں گے کیسے اپنے خالق کے پاس

***

# ماں

تم جو ساتھ ہوتی ہو ماں تو ہر سفر آسان لگتا ہے
تم جو دور ہوئی ہو تو ہر سفر بنجر بیابان لگتا ہے

لوگ تو لفظوں کو سمجھنا نہیں جانتے
تمہیں تو آنکھیں پڑھنا آسان لگتا ہے

میں تو ڈر جاتی ہوں اک آہٹ سے
تمہیں تو چٹان سے ٹکرانا آسان لگتا ہے

میں رہتی ہوں ہر لمحہ خوابوں کی دنیا میں
تمہیں تو ان خوابوں کو حقیقت بنانا آسان لگتا ہے

ہوتی ہیں اشکبار یہ آنکھیں جب تم اداس ہوتی ہو
پر تمہیں تو اداسی کو جنمبش میں بدلنا آسان لگتا ہے

سنا ہے تمہارے پیروں تلے جنت ہے
پر مجھے تو تمہیں اپنی جنت ماننا آسان لگتا ہے

***

# بھائی

کبھی روتے روتے ہنسا دینا
کبھی ہنستے ہنستے رلا دینا
کبھی پیار سے تھپکی دینا
کبھی سینے سے لگا دینا
کبھی ہر آس کو میری پوری کرنا
کبھی سامنے میرے سر جھکا لینا
کبھی دنیا سے مجھے چھپا لینا
کبھی اپنے آغوش میں سما لینا
کبھی غصے سے مجھے ڈانٹ دینا

کبھی یوں اچانک جھڑک دینا

اب فقط یہی دعا ہے میری

اے خدا میرے بھائیوں کو سلامت رکھنا

ان کا دامن خوشیوں سے بھرے رکھنا

***

# خاص

سنو، ذرا سنبھل کر چلا کرو
بہت نازک ہو تم، کہیں کانٹوں سے دوچار نہ ہوجاو

سنو، دور رہو ان برے لوگوں کی صحبت سے
بہت معصوم ہو تم، کہیں مکار نہ ہو جاو

سنو، تنہائیوں سے زرا دور ہی رہا کرو
بہت بولتی ہو تم، کہیں گونجتی آواز نہ ہوجاو

سنو، زرا فاصلہ رکھا کرو سب سے
بہت خاص ہو تم، کہیں ہر ایک کو دستیاب نہ ہوجاو

# اک شخص

پوچھو تو اک شخص ملا ہے
آنکھوں میں خواب سجاتے ہوئے

دل میں ارماں چھپاتے ہوئے
چہرے پر تبسم لاتے ہوئے

آنکھوں کی نمی چھپاتے ہوئے
شکوے لوگوں کے مٹاتے ہوئے

خواہشوں کے سمندر سر کرتے ہوئے
کمیوں کو اپنی چھپائے ہوئے

تعلق خدا سے بناتے ہوئے
کبھی خود کو خود سے ملاتے ہوئے

قافلے کو ساتھ چلاتے ہوئے
اور کبھی خود کارواں بنتے ہوئے

***

# ہجر

کیوں کرتے ہو تم بچھڑنے کی بات
یہاں ہم ساتھ عمر گزارنے کا سوچ بیٹھے ہیں

کیوں روتے ہو تم ساری رات
یہاں ہم آنسو تمہارے پینے کا سوچ بیٹھے ہیں

کیوں جاتے ہو تم رنگ ریز کے پاس
یہاں ہم سیاہ میں تمہیں اپنا بنانے کا سوچ بیٹھے ہیں

کیوں ہوتے ہو تم ہر اک لمحہ اداس
یہاں ہم تمہاری اداسی مٹانے کا سوچ بیٹھے ہیں

کیوں چھپاتے ہو تم ہر اک راز

یہاں ہم ہر راز سینے میں دفنانے کا سوچ بیٹھے ہیں

***

# تم

میری تحریروں میں تم، میری نظموں میں تم
میرے لفظوں میں تم، میری کتابوں میں تم

میری نظروں میں تم، میری آنکھوں میں تم
میری پلکوں میں تم، میری نگاہوں میں تم

میری باتوں میں تم، میری یادوں میں تم
میری آوازوں میں تم، میرے خیالوں میں تم

میری خواہشوں میں تم، میری خاموشیوں میں تم
میرے لہجوں میں تم، میری تنہائیوں میں تم

میری ذات میں تم، میری زندگی میں تم
میرے دل میں تم، میری روح میں تم

***

# حال

ہر وقت رہتا ہے تمہارا خیال
کرتی ہوں خود سے ایک سوال

کیا ہے میری محبت کا کوئی زوال
یا ہو گی یہ بے مثال

پر جو ہے فی الوقت میرا حال
نہیں لگتا کہ رابطے ہو نگے کبھی بحال

تعلق کو ہونے والا ہے زوال
ہو رہی ہوں درد سے میں نڈھال

آنسو بھی ہیں میرے باکمال
نکلے ہی نہیں چشم سے فی الحال

***

# حاصل

بہت سوں کو لا حاصل ہوں
اور تجھے حاصل ہو کر بھی لا حاصل

اسے تیری محرومی کہوں یا خود کی بدنصیبی
کہ اتنے قریب ہو کر بھی ہیں اتنے فاصل

ہے تو ہر راہ چلتے کو بھی حاصل
اور مجھ سے ختم نہیں ہوتے تیرے فاصل

کیا ہے میری وفا کا مجھ کو کوئی حاصل؟
یا مٹاتی رہوں گی تا عمر یہ فاصل؟

خدا کرے !ہو تو مجھ کو حاصل

اور مٹ جائے ہر اک فاصل

***

# قید

دل اس قدر غموں کی قید میں مبتلا ہے
جیسے بشر خطا و گناہ کا پتلا ہے

کبھی یہ غم غصہ کی شکل اختیار کرتا ہے
اور کبھی یہ آنسو بن کر نکلتا ہے

فکروں نے کس قدر گھیرا ہوا ہے
لگے جیسے کھولتے ہوئے پانی نے چھوا ہے

سوچوں نے ذہن کو اپنا گرویدہ بنایا ہوا ہے
جیسے دیمک نے لکڑی کو کھایا ہوا ہے

زباں اپنی تالا لگا یا ہوا ہے
جیسے دہکتے ہوئے کوئلے کو کھایا ہوا ہے

جسم زخموں سے بھرا ہوا ہے
جیسے سرخ انکارے نے چھوا ہے

***

# امید

خود سے امیدیں چھوڑ بیٹھی ہوں
سب سے ناطے توڑ بیٹھی ہوں

سارے غموں کو جوڑ بیٹھی ہوں
پھولوں کی لڑیاں توڑ بیٹھی ہوں

مسکرانا چھوڑ بیٹھی ہوں
آنسوؤں سے تعلق جوڑ بیٹھی ہوں

راستے اپنے موڑ بیٹھی ہوں
منزلیں اپنی چھوڑ بیٹھی ہوں

خودی خود کو توڑ بیٹھی ہوں

خودی خود کو چھوڑ بیٹھی ہوں

***

# مول

تو مجھے اچھا کہے تو بھی سہی

تو مجھے برا کہے تو بھی سہی

تو مجھے بھول جائے تو بھی سہی

تو مجھے یاد رکھے تو بھی سہی

تو مجھے ترازو میں تول دے تو بھی سہی

تو مجھے وفا کا مول نہ دے تو بھی سہی

تو مجھ سے خود کو چھین لے تو بھی سہی

تو مجھے اپنے پاس رکھے تو بھی سہی

تو میری آنکھوں کو دریا بنا دے تو بھی سہی

تو انہیں خشک کر دے تو بھی سہی

تو میرے چہرے پر اداسی لے آ تو بھی سہی

تو میرے چہرے پر چمک لے آ تو بھی سہی

تو مجھ سے منہ موڑ لے تو بھی سہی

تو مجھ سے ناطے جوڑ لے تو بھی سہی

***

# منتظر

جب جب میں تیری منتظر ٹھہری
تب تب تو نے مجھ سے منہ موڑا ہے

جب جب میں نے تجھ میں سکوں ڈھونڈا
تب تب تو نے مجھے توڑا ہے

جب جب میں نے تجھے پکارا
تب تب تو نے مجھے تنہا چھوڑا ہے

جب جب میں دنیا سے مایوس ہوئی
تب تب صرف خدا نے ہی مجھے جوڑا

# ساون

آیا ہے ساون کا مہینہ شہر میں
کہیں دھوپ ہے کہیں چھاوں ہے پہر میں

کہیں روشنیوں کی چمچماہٹ ہے شہر میں
تو کہیں پریشاں ہیں شہری اسی شہر میں

کہیں بہہ رہی ہیں سڑکیں نہر میں
تو کہیں ڈوبا ہوا ہے شہر اس قہر میں

کہیں رم جھم سے شفاف ہو گئے محل شہر میں
تو کہیں جھونپڑیاں ٹوٹ کر بکھر گئ شہر میں

کہیں بوندوں کی مانند برسی ہیں خوشیاں شہر میں
تو کہیں اک تسلسل سے چشم تر ہوئی ہیں شہر میں

***

# رخسار

سنا ہے تمہارے شہر میں بادل برسے ہیں
یہاں تو روز چشموں سے رخسار برستی ہے

سنا ہے تمہارے شہر میں پھول کھلے ہیں
یہاں تو روز جنبش نمی پر کھلتی ہے

سنا ہے تمہارے شہر میں کالی گھٹائیں آئی ہیں
یہاں تو روز کالی گھٹاؤں نے گھیرا ہوتا ہے

سنا ہے تمہارے شہر میں دل زندہ ہوئے ہیں
یہاں تو روز ہر دل دفن ہوتا ہے

سنا ہے تمہارے شہر میں تتلیاں آئی ہیں
یہاں تو روز ہر تتلی کا قتل ہوتا ہے

***

# چہرے

چہروں پر چہرے ہزار ہیں
کانٹے زبانوں پر نمودار ہیں
ہر شخص دوسرے سے بے زار ہے
دلوں میں چبھتے ہوئے خار ہیں
ماتھے شکن سے دوچار ہیں
بھروسے کے نہ یہ ادوار ہیں
کردار بھی کچھ داغدار ہیں
پھول نما صورتیں خاردار ہیں
نہیں جھانکتے اپنے گریباں میں کبھی
دوسروں میں دکھتے انہیں کیڑے ہزار ہیں
رلا کر خون کے آنسو دوسروں کو
پھر بھی جنت کے یہ دعوے دار ہیں

# آغوش

کیوں کسی کے غم میں تم اداس بیٹھے ہو
کیوں اس حسین شام میں تم مسکرا بیٹھے ہو
کیوں آنکھوں کی نمی کو تم اپنی چھپا بیٹھے ہو
کیوں حال دل اپنا تم ہمیں بتا بیٹھے ہو
کیوں نظریں تم اپنی ہم سے چرا بیٹھے ہو
کیوں سرگوشیوں میں تم آواز ہمیں لگا بیٹھے ہو
کیوں آنکھوں میں تم اپنی ہمیں ڈوبا بیٹھے ہو
کیوں آغوش میں تم اپنے ہمیں سما بیٹھے ہو
کیوں ہر لمحہ تم ہمیں دعا دیتے ہو
کیوں تنہائیوں میں خود کو تم سزا دیتے ہو

کیوں جذبات کو تم سینے میں اپنے دبا بیٹھے ہو

کیوں دل و دماغ میں تم اپنے ہمیں بسا بیٹھے ہو

کیوں کسی کے غم میں تم اداس بیٹھے ہو

کیوں اس حسین شام میں تم مسکرا بیٹھے ہو

***

# وجہ

یہ جو نظموں کے میری موضوع بدلنے لگے ہیں

وجہ تم ہو اس کی

یہ جو بیٹھے بیٹھے مسکرانے لگے ہیں

وجہ تم ہو اس کی

یہ جو نا ممکن کو ممکن دیکھنے لگے ہیں

وجہ تم ہو اس کی

یہ جو پھولوں کو محسوس کرنے لگے ہیں

وجہ تم ہو اس کی

یہ جو راتوں کو جاگنے لگے ہیں

وجہ تم ہو اس کی

یہ جو ہر وقت خیالوں میں رہنے لگے ہیں

وجہ تم ہو اس کی

یہ جو خود سے باتیں کرنے لگے ہیں

وجہ تم ہو اس کی

یہ جو برے کاموں کو چھوڑنے لگے ہیں

وجہ تم ہو اس کی

یہ جو خود کو پرکھنے لگے ہیں

وجہ تم ہو اس کی

یہ جو تسبیح تیرے نام کی کرنے لگے ہیں

وجہ تم ہو اس کی

یہ جو سجدے لمبے کرنے لگے ہیں

وجہ تم ہو اس کی

یہ جو رب سے تعلق جوڑنے لگے ہیں

وجہ تم ہو اس کی

# داستان

آج پھر محبت کا پیغام لکھنے دو

آج پھر دل کا اہتمام لکھنے دو

آج پھر اک نیا نظام لکھنے دو

آج پھر اک پیام لکھنے دو

آج پھر خود کو ناکام لکھنے دو

آج پھر خود کو گمنام لکھنے دو

آج پھر اپنا وہ مقام لکھنے دو

آج پھر خود کو تمہارے نام لکھنے دو

آج پھر دکھ بھری داستان لکھنے دو

آج پھر خود کو نادان لکھنے دو

آج پھر خود کو بے ذبان لکھنے دو

آج پھر خود کو انسان لکھنے دو

آج پھر افسانہ اپنا بیان لکھنے دو

آج پھر روح میں جان لکھنے دو

آج پھر پوری ہماری داستان لکھنے دو

آج پھر اک نئی ہماری پہچان لکھنے دو

***

# تیرا نام

تیرا نام لکھوں بار بار لکھوں
تیرے نام کو اپنے لہو کا ہار لکھوں
تیرے نام کے ہر حرف کو ہزار بار لکھوں
تیرے نام سے، نام دو چار لکھوں

تیرے نام کو ایک نام دوں
اور اس نام کو بار بار لکھوں
تیرے نام سے پھولوں کا ہار لکھوں
تیرے نام سے، پھول ہزار لکھوں

تیرے نام پر اپنا ہی میں نام لکھوں
تیرے نام پر اپنی زندگی تمام لکھوں
تیرے نام سے محبت کا پیغام لکھوں
تیرے نام سے دل کا اہتمام لکھوں

تیرے نام سے میں اپنا مقام لکھوں
تیرے نام سے میں اپنا انتظام لکھوں
تیرے نام سے میں سلام لکھوں
تیرے نام سے میں خیام لکھوں

تیرے نام سے عشق لکھوں
تیرے نام سے تبسم لکھوں
تیرے نام سے دھڑکن لکھوں
تیرے نام سے خود کو سرتاج لکھوں

تیرے نام کو لب پر لوں

تیرے نام کو محسوس کروں

تیرے نام کا ورد کروں

تیرے نام کی تسبیح پڑھوں

***

# اگر

اگر میرا ہر بول میٹھا ہے
تو کڑواہٹ اگل بھی سکتی ہوں

اگر میں ضبط کی آخری حد پر ہوں
تو لفظوں کو اپنے نگل بھی سکتی ہوں

اگر چھوڑ جائے ہر شخص بیچ راہ میں
تو میں سنبھل بھی سکتی ہوں

اگر کہہ دو تم مجھے گرنے کا
تو میں پھسل بھی سکتی ہوں

اگر تم لوٹ آو فقط اک مرتبہ
تو میں پگھل بھی سکتی ہوں

***

# نظر

سب کی نظر میں ہیرا ہیں
اک تیری نظر میں نہیں، تو کیا فائدہ

ابھی منہ موڑتے ہو
مرنے کے بعد آوگے، تو کیا فائدہ

کرتے ہو ہمسفر سے ہی بے رخی
باقیوں سے دل لگا کر کیا فائدہ

کرتے ہو سب سے وفا
اک مجھ سے ہی نہیں، تو کیا فائدہ

ہو سبھی کو حاصل
اک مجھے نہیں، تو کیا فائدہ

***

# قدر

ان سے پوچھو جنھیں ہم نہ ملے
اور تمہیں دیکھو، ہماری قدر ہی نہیں کی

ترستے ہیں لوگ ہماری محبت پانے کے لئے
اور تمہیں دیکھو، پا کر بھی ہماری قدر ہی نہیں کی

منتظر رہتے ہیں ہماری اک نظر کو
اور تمہیں دیکھو، پا کر بھی ہماری قدر ہی نہیں کی

موازنہ کریں تو کئی گنا اچھے ہیں ہم تم سے
لیکن کیا کریں، تم نے ہماری قدر ہی نہیں کی

افسوس، صد افسوس، اک دن بڑا پچھتاو گے
کہ تم نے ہمیں پا کر بھی، ہماری قدر ہی نہیں کی

***

# سیاہی

اب تو قلم بھی تھک چکے ہیں غم لکھ لکھ کر
اب تو سیاہی بھی ساری اڑ چکی ہے

اب تو سانسیں بھی تھم چکی ہیں
اب تو تبسم بھی ساتھ چھوڑ چکی ہیں

اب تو ہوائیں بھی رخ موڑ چکی ہیں
اب تو صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہو چکا ہے

اب تو روح کے ذخم بھی گہرے ہو چکے ہیں
اب تو آنکھوں کے سمندر بھی خشک ہو چکے ہیں

اب تو ساتھ ہم خود کا بھی چھوڑ چکے ہیں

اب تو ناطے ہم دنیا سے توڑ چکے ہیں

***

# لفظ

میں کیسے تجھے بھول پاونگی
میرے تو ہر لفظ میں تو قید ہے

میں کیسے تیری یاد سے پیچھا چھڑاونگی
میری تو دل کی دھڑکن میں تو قید ہے

میں کیسے لوگوں کی مکاریاں سمجھ پاونگی
میرے تو اس معصوم دل میں تو قید ہے

میں کیسے تجھے آواز دونگی
میری تو خاموشیوں میں تو قید ہے

اسے کاش کہ تیری روح بھی دہل جایا کرے
یہ جان کر کہ میرے آنسوؤں میں تو قید ہے

کیا نہیں سمجھتا تو خود کو خوش نصیب؟
میری تو کتاب کے تو ہر پنے پر تو قید ہے

***

# خطا

بے وفاؤں سے امید وفا کر بیٹھے
دیکھو تو ذرا کیسی خطا کر بیٹھے

بے جا خواہشوں کی وجہ سے
خود کو ہی لاپتہ کر بیٹھے

جو کبھی کی نہ تھی غلطیاں
ان کی بھی خود کو سزا کر بیٹھے

بدلتے رنگ جو دیکھے ہیں دنیا کے
تو خود سے ہی وفا کر بیٹھے

اب جب ٹھوکر لگی ہے زمانے کی

تو خدا خدا کر بیٹھے

***

# دور

عادت ڈال کر اپنی
اب وہ دور چلا گیا

معصوم چہرے کا میرے
اب وہ نور چلا گیا

قریب آ کر میرے
اب وہ ضرور چلا گیا

گماں اس کے میرے ہونے کا
اب وہ غرور چلا گیا

آنکھوں کی ٹھنڈک تھا جو کبھی
اب وہ نظروں سے دور چلا گیا

عادت ڈال کر اپنی
اب وہ دور چلا گیا

***

# گمنام

مجھے گمنام رہنے دو، بے نام رہنے دو
مجھے بے ذبان رہنے دو، بے جبان رہنے دو

مجھے با حجاب رہنے دو، با نقاب رہنے دو
میں اک پہیلی ہوں، مجھے نایاب رہنے دو

مجھے نادان رہنے دو، انجان رہنے دو
مجھے آباد رہنے دو، دلشاد رہنے دو

مجھے گلاب رہنے دو، باب رہنے دو
مجھے خواب رہنے دو، خیال رہنے دو

مجھے آزاد رہنے دو، مجھے مجھ میں رہنے دو
مجھے سرسبز و شاداب رہنے دو

مجھے گمنام رہنے دو، بے نام رہنے دو
مجھے بے ذبان رہنے دو، بے جان رہنے دو

***

# عجب

عجب چیز ہے یہ محبت
جسے مل جائے وہ خوش بخت
اور جسے نہ ملے وہ بد بخت
ہم سے نہ پوچھو اس کی حقیقت
ہم نہیں جانتے اس کی لذت
جو چکھ لیں، تڑپتے ہیں تا قیامت
بہت مشکل ہے بننا کسی کی چاہت
بہت دیتی ہے یہ بات ہمیں اذیت
منتظر رہتے ہیں محبوب کے تب تک
سانسیں چل رہی ہوں جب تلک

# مقام

جو مقام دیا ہے اس سے تجھے ہٹا نہیں سکتی
تیری ہر یاد کو سوچوں سے مٹا نہیں سکتی

تیری ہر بات کو بھلا نہیں سکتی
تیرے ہر نقش کو ذہن سے مٹا نہیں سکتی

دور تجھ سے جا نہیں سکتی
قریب تیرے آ نہیں سکتی

آواز دے کر تجھے بلا نہیں سکتی
خود کو کسی اور کا بنا نہیں سکتی

# سفر

ذندگی کے اس سفر میں
کوئی ہمدرد ہی نہیں

آنکھیں یوں خشک ہیں
جیسے کوئی درد ہی نہیں

دل کے موسم کچھ یوں اداس ہیں
جیسے ہوائیں سرد ہی نہیں

کرتے ہیں کچھ اس طرح شکوے
جیسے باتیں ہماری رد ہی نہیں

# آئینہ ہوں تیرا

میں آئینہ ہوں تیرا میں نے تجھے محسوس کیا ہے
تو زندگی ہے میری میں نے تجھے محسوس کیا ہے

تیری آنکھوں میں رنگوں کو محسوس کیا ہے
تیری زلفوں میں گھٹاؤں کو محسوس کیا ہے

تیری جنبش میں چہچاہٹ کو محسوس کیا ہے
تیرے پیروں میں گھنگھناہٹ کو محسوس کیا ہے

تیری نظروں میں پاکیزگی کو محسوس کیا ہے
تیری اداوں میں خماری کو محسوس کیا ہے

تیری روح میں اک سکوں کو محسوس کیا ہے
تیری مسکراہٹ میں خود کو محسوس کیا ہے

***

# پسند

یہ جو تیرا کبھی خوش گوار ہو جانا
کبھی پر اسرار ہوجانا، بہت پسند ہے مجھے

یہ جو تیرا کبھی راز ہو جا نا
کبھی آواز ہوجانا، بہت پسند ہے مجھے

یہ جو تیرا کبھی اداس ہو جانا
کبھی خوش مزاج ہوجانا، بہت پسند ہے مجھے

یہ جو تیرا کبھی قافلے کے ساتھ ہوجانا
کبھی خود قافلہ ہوجانا، بہت پسند ہے مجھے

یہ جو تیرا کبھی تنہائیوں میں کھو جانا

کبھی رو جانا، بہت پسند ہے مجھے

***

# الفاظ

آج دل کر رہا کچھ لکھوں

تو الفاظ ساتھ نہیں دے رہے

آج دل کر رہا کچھ کہوں

تو الفاظ ساتھ نہیں دے رہے

آج دل کر رہا تجھے پکاروں

تو الفاظ ساتھ نہیں دے رہے

آج دل کر رہا تجھے یاد کروں

تو الفاظ ساتھ نہیں دے رہے

آج دل کر رہا تیری خامیاں لکھوں

تو الفاظ ساتھ نہیں دے رہے

# گواہی

میری نفرت کی شدت محبت کی گواہی دے گی
میرے آنسو تیری ذات کی تباہی دے گی

تیرا شمار بے وفاؤں میں ہوتا ہے
تجھے زندگی صرف اور صرف تباہی دے گی

تیرا وجود فقط ایک جھوٹ ہے
تیری ہر جھوٹی امید تجھے تباہی دے گی

خدا کرے، کبھی تجھے وفا نہ ملے
میری وفا کی تو ہر شے گواہی دے گی

# رنج

ان مسکراتے چہروں کے پیچھے
نہ جانے کتنے غم چھپ رہے ہیں
ان ڈوبی آنکھوں کے پیچھے
نہ جانے کتنے دریا بہہ رہے ہیں
ان چہچہاتی جنبشوں کے پیچھے
نہ جانے کتنے رنج پل رہے ہیں
ان گہرے لفظوں کے پیچھے
نہ جانے کتنے سچ چھپ رہے ہیں
ان قہقہاتی مسکراہٹوں کے پیچھے
نہ جانے کتنے زخم پنپ رہے ہیں
ان تاریکی راتوں کے پیچھے
نہ جانے کتنے سپنے ٹوٹ رہے ہیں

# سفر

میری نرمی سے تلخی تک کا سفر
آسان نہیں تھا بالکل بھی
میری بے قراری سے ضبط تک کا سفر
آسان نہیں تھا بالکل بھی
میری باتوں سے خاموشی تک کا سفر
آسان نہیں تھا بالکل بھی
میری مسکراہٹ سے آنسوؤں تک کا سفر
آسان نہیں تھا بالکل بھی
میری دنیا سے تنہائیوں تک کا سفر
آسان نہیں تھا بالکل بھی
میری شکر گزاری سے ناشکری تک کا سفر
آسان نہیں تھا بالکل بھی

# یادوں کی دولت

یادوں کی دولت ذہن میں سمائے بیٹھے ہیں
تنہائیوں میں فقط ستائے بیٹھے ہیں

چہرے اپنے مرجھائے بیٹھے ہیں
زخم اتنے گہرے کھائے بیٹھے ہیں

خود کو ہی اب بھلائے بیٹھے ہیں
نفس کے ہاتھوں خود کو نچائے بیٹھے ہیں

لفظوں کو سینے میں دفنائے بیٹھے ہیں
ویحم دل میں بٹھائے بیٹھے ہیں

آنکھوں کی نمی چھپائے بیٹھے ہیں
باتیں اپنی ذباں تلے دبائے بیٹھے ہیں

ذہن کو سوچوں میں گھمائے بیٹھے ہیں
صبر کی چادر بچھائے بیٹھے ہیں

***

# بے قراری

تو نے ابھی کہاں دیکھا وہ
جو میں نے خود کو دکھایا ہے

تو نے بے قراری دیکھی ہے
میں نے ضبط بڑھایا ہے

تو نے مسکراہٹ دیکھی ہے
میں نے آنسوؤں کو چھپایا ہے

تو نے پھول دیکھے ہیں
میں نے کانٹوں سے بچایا ہے

تو نے محفل میں دیکھا ہے
میں نے تنہائیوں میں پایا ہے

تو نے ابھی کہاں دیکھا وہ
جو میں نے خود کو دکھایا ہے

***

# فریاد

پہلے یوں زندگی میں میری تیرا آنا
اور پھر اچانک یوں بچھڑ جانا

تیرا مجھے یوں ٹھکرانا
اور پھر خواہشات کو اپنی پانا

ہر بار تیری یادوں کے ٹکڑے اٹھانا
اور گھنٹوں بیٹھ کر آنسو بہانا

تیری فریاد کو دل میں لانا
اور پھر سینے سے اپنے لگانا

ہاتھوں سے تیری تصویر بنانا

اور پھر تنہائیوں میں کھو جانا

***

# تم آیا کرو

تم آیا کرو، آنکھوں کی نمی کو چرایا کرو
اپنا بنایا کرو، خود کو لٹایا کرو

تم آیا کرو، سینے سے لگایا کرو
ہنسایا کرو ،آغوش میں سمایا کرو

تم آیا کرو، محبت کو بتلایا کرو
دل بہلایا کرو ،دنیا سے چھپایا کرو

تم آیا کرو، تھوڑا اور ستایا کرو
رلایا کرو، ستم ڈھایا کر

# عنایت

گر محبت ہے تو چاہت بھی ہو گی
گر چاہت ہے تو راحت بھی ہو گی

گر راحت ہے تو عادت بھی ہو گی
گر عادت ہے تو عبادت بھی ہو گی

گر عبادت ہے تو عنایت بھی ہو گی
گر عنایت ہے تو ذہانت بھی ہو گی

گر ذہانت ہے تو طاقت بھی ہو گی
گر طاقت ہے تو فتوحات بھی ہو گی

# ڈر لگتا ہے

ڈر لگتا ہے، کوئی آنکھیں پڑھ نہ لے
ڈر لگتا ہے، کوئی خاموشی سمجھ نہ لے

ڈر لگتا ہے، کوئی میرے آغوش میں سمانہ لے
ڈر لگتا ہے، کوئی مجھے اپنا بنا نہ لے

ڈر لگتا ہے، کوئی تیری یادوں کو سینے سے مٹا نہ لے
ڈر لگتا ہے، تو مجھ سے پیچھا چھڑوا نہ لے

ڈر لگتا ہے، تو دور مجھ سے جا نہ لے
ڈر لگتا ہے، کوئی تجھے مجھ سے چرا نہ لے

# کنارہ

گر نہیں رہی محبت تو کنارہ کر لو
ہاں خود سے یہ خارہ کر لو

ممکن ہو سکے تو دوبارہ کر لو
ہاں خود کو یہ اشارہ کر لو

ہر اک شخص کو تمہارا کر لو
سجدوں کو خود کا سہارا کر لو

# حق

یادوں کے ستم نہ ڈھایا کرو
یوں پلٹ کر نہ آیا کرو

مجھ پر حق نہ جتایا کرو
خود کو نہ مجھ پر لٹایا کرو

اندھیری راتوں میں نہ ڈرایا کرو
عشق کے سبق نہ پڑھایا کرو

# سایہ

لفظوں میں درد پہلے تو نہیں تھا
یہ درد تو اب آیا ہے

میں نے سب کھو کر پایا ہے
یا سب پا کر کھویا ہے؟

فقط اب سجدوں کا سایہ ہے
جس میں خدا نمایاں ہے

# مایوس

اتنی جلدی مایوس ہو گئے؟

اتنا کمزور ایمان ہے کیا؟

رکو، ٹھہر جاؤ، آسماں کی طرف دیکھو

تمہاری ان آنکھوں نے کچھ دیکھا کیا؟

# امید بہار

نہ جانے یہ کیسا سال ہے؟
ہر شخص موجود ہے یہاں اپنی تباہی کی داستان لے کر
روٹھا ہے رب کہ طوفان برپا ہوے ہیں
کہاں جائے انسان اپنی خو عرضی، اپنے گناہ لے کر
ہر شہر، ہر لمحہ ،ہر فکر اداسی سے بھری ہے
کہاں جائے انسان اپنی خواہشات کا ہجوم لے کر
دو وقت کی روٹی کا منتظر ہے
کہاں جائے انسان اپنی خوداری، اپنی عزت لے کر
موجود ہے انسان ہی انسان کی مدد کیلئے
افسوس !افسوس کہ ہاتھوں میں اپنے کیمرہ لے کر

ذہن کے دریچے پر سوچوں کا ہجوم ہے
کہاں جائے انسان اپنی سوچیں، اپنی بے سکونی لے کر
جو دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں
حاضر ہونگے وہ حضور کی محفل میں نور لے کر
ہیں اب فقد موت کے منتظر
کب آئے گا آسماں سے فرشتہ موت کا بلاوا لے کر
دعا کہ پھر وہی چمکتا دمکتا سماں ہو
جب آئے گا فرشتہ آسماں سے بے شمار رحمتیں لے کر
چھٹ جائیں گے یہ غم کے بادل بھی ہوگا
طلوع سورج نئی امنگیں، نئی بہاریں لے کر ہے

***

# دعا

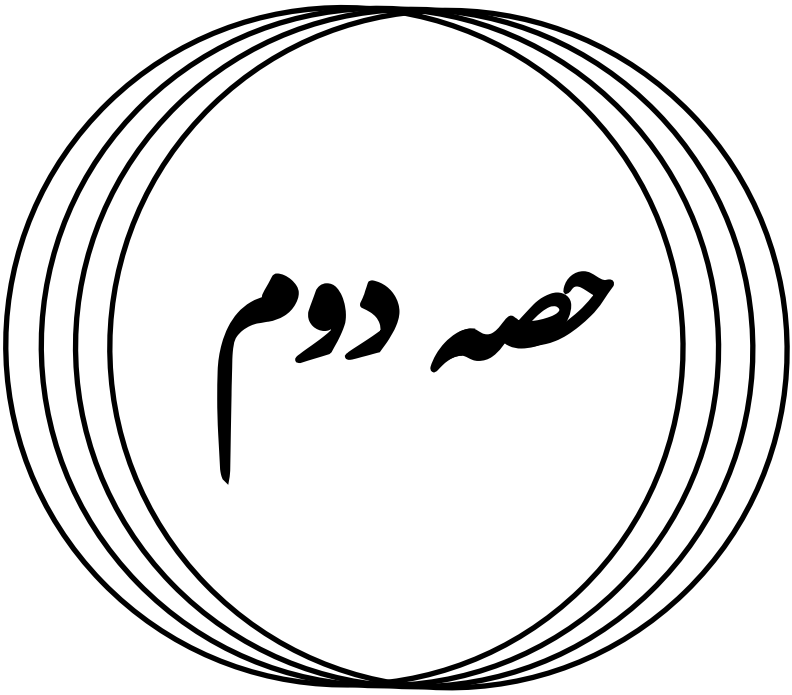
خدا کرے تیری ہر دعا پوری ہو
خدا کرے تیرا چہرہ پر نوری ہو
خدا کرے تو ہر ایک کو ضروری ہو
خدا کرے نظر بد کی تجھ سے دوری ہو

خدا کرے تیری ہر منزل بلندی ہو
خدا کرے ہر قدم تجھے کا میابی ہو
خدا کرے ہر دوست تجھ سے قریبی ہو
خدا کرے تجھ میں ہر ایک خوبی ہو

خدا کرے تیری ہر بات سچی ہو
خدا کرے محبت تجھ کو حقیقی ہو
خدا کرے ہر بشر تیرا حمایتی ہو
خدا کرے یادگار تیری آب بیتی ہو

خدا کرے خوبصورت تیرا ماضی ہو
خدا کرے دل تیرا فیاضی ہو
خدا کرے صفات تیری قاضی ہو
خدا کرے خدا تجھ سے راضی ہو

***



# حصہ دوم

# سبب

مجھ سے پوچھتے ہو سبب

فقط میری ہی شاعری کا

میری آنکھوں میں تو جانکھو

سارے جواب مل جائیں گے

# خوشیاں

خوشیاں مجھ کو راس نہیں

غم چھلکتے ہیں میرے چہرے پر

دور بھاگوں ان سے گر تو

انتظار کرتے ہیں میرے پہرے پر

# اداسی

ہم محبت میں ہارے ہوئے لوگ ہیں

ہم عشق میں ستائے ہوئے لوگ ہیں

ہم سے نہ پوچھو اس اداسی کا سبب

ہم بڑے رلائے ہوئے لوگ ہیں

# چشم

بہہ رہی ہیں اس قدر تسلسل سے

جیسے چشم، چشم نہ ہو کوئی آبشار ہو

گونج رہی ہیں خاموشیاں اس قدر تسلسل سے

جیسے خامشی، خامشی نہ ہو کوئی ستار ہو

# نیا سال

خدا کرے، یہ نیا سال میرے کسی ساتھی کیلئے

کوئی جرم نہ ہو ، کوئی وبال نہ ہو

خوشیوں بھرا سال ہو، خوشیوں بھرا سال ہو

فقط اک ڈھال ہو، فقط اک ڈھال ہو

# ہوا کا جھونکا

آنسوؤں کو پی پی کہ تھک چپکی ہوں

لفظوں کو ضبط کر کر کہ مٹ چپکی ہوں

کوئی تو ٹھنڈی ہوا کا جھونکا آئے

دم گھٹ گھٹ کہ مر چپکی ہوں

# طریقہ

اے خدا !سکھا مجھے بھی تو عشق کے طریقے

کہ علاوہ تیرے جھکوں سامنے کسی کے نہیں

# دسترس

پہلے صرف تیری دسترس میں تھی میں

اور اب صرف تیری ہی دسترس میں نہیں

# خاک

محبت میں خود کو خاک نہ کیا

تو کیا خاک محبت کی؟

# عادت

محبت ہے ، عادت ہے، چاہت ہے

سچ پوچھو تو عشق ہے عشق

# لمحہ

ایک لمحہ لگتا ہے کسی کے دل

سے اترنے میں فقط ایک لمحہ

# تیرے بن

آج میں یہ کہہ سکتی ہوں

کہ تیرے بن بھی میں رہ سکتی ہوں

# دوست

گر نظر آنے لگی خامیاں دوستوں میں

تو کیا وہ دوست ہیں؟

# بے حس

کیا میں بے حس ہو چکی ہوں؟

کیا میں بے بس ہو چکی ہوں؟

# ہنر

لکھنے کا ہنر تو پہلے بھی تھا

مگر تیرے بچھڑنے نے اس میں درد بھر دیا

# خاموشی

میری خاموشیاں چیخ چیخ کر

تمہیں پکار رہی، تم سننے والے تو بنو

# فرصت

فرصت ہی کہاں تیری ان آنکھوں سے

ورنہ حسن تو چاروں اور بہت ہے

# دل

لکھنے والوں کے گر دل ٹوٹ جائیں تو سوچو

کیا غضب لکھنے والے ہیں اب وہ

# لاحاصل

لاحاصل خود سے ہی سوچ لیا؟

عرش سے جواب آنا باقی ہے ابھی

# تقدیر

پھولوں سے خوبصورت خُدا تیری تقدیر بنا دے
تیرے ہر خواب ہر خیال کی تعبیر بنا دے

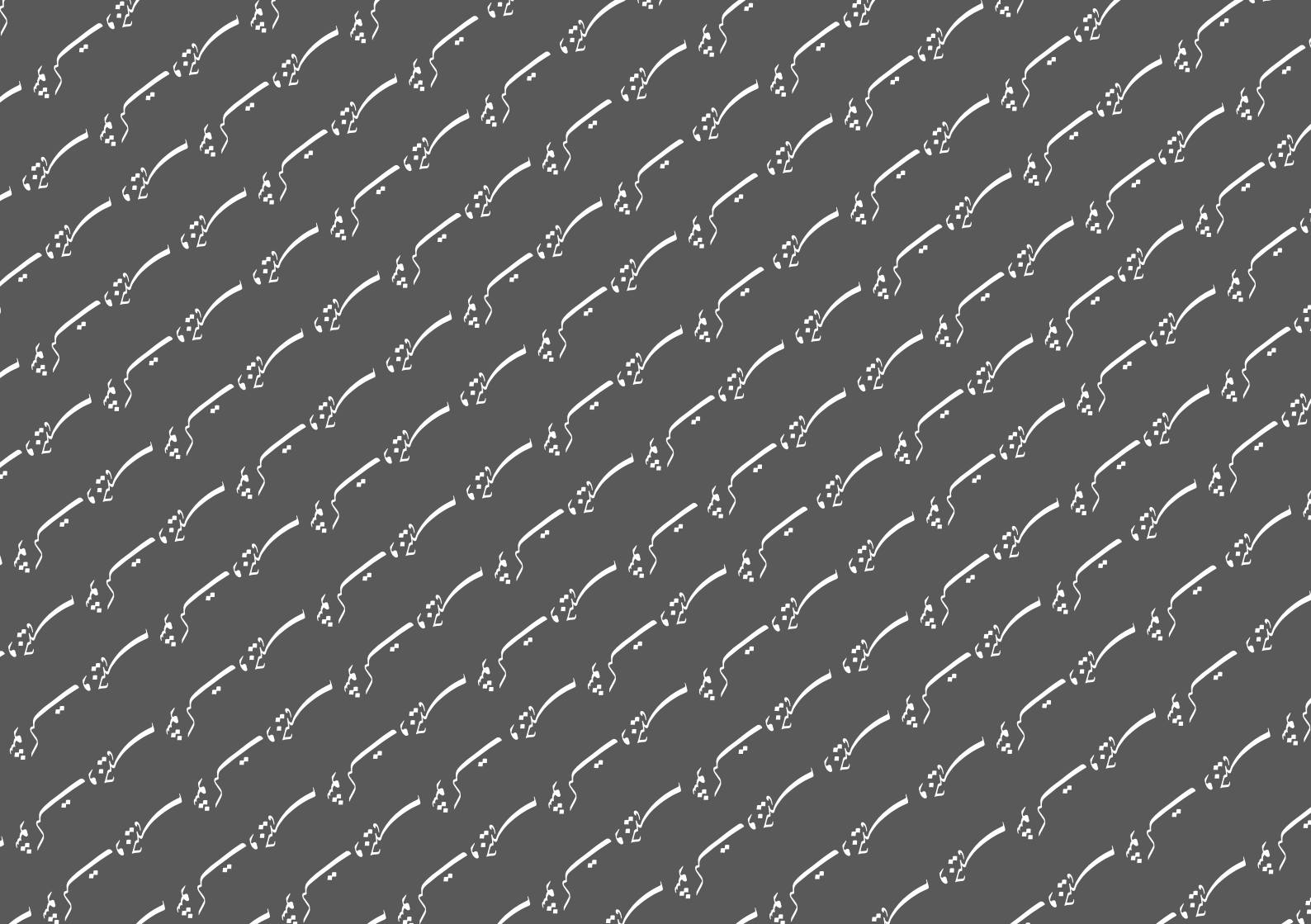
ہو مقام تیرا اس قدر بلند
تو جستجو کرے خُدا تیری تقدیر بنا دے

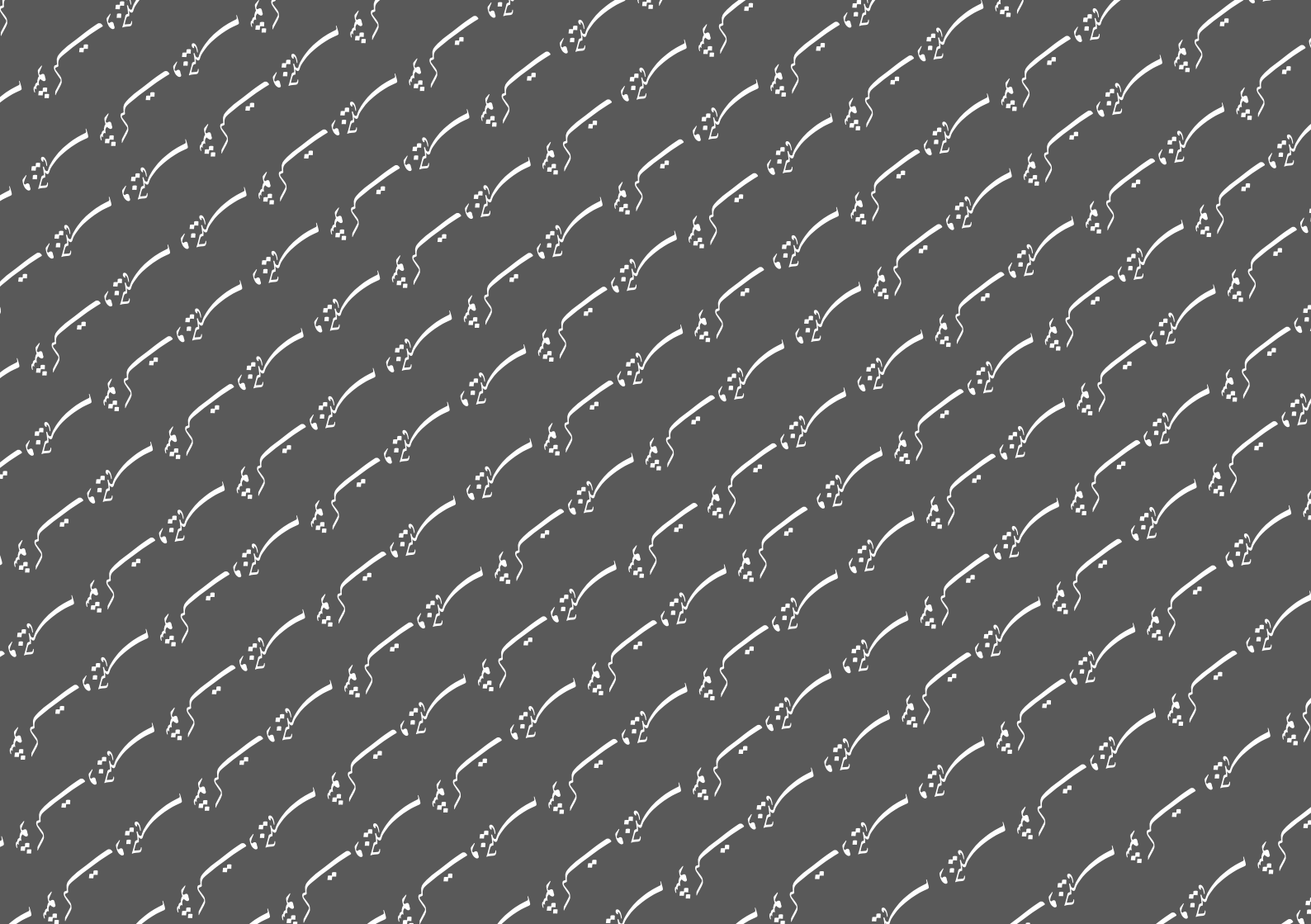
نہ ملے کبھی کوئی رنج و غم تجھے
خدا ایسی تیری تصویر بنا دے

*Connect With Me.*



Intagram @wajihashaukat





# قلم

قلم اٹھتے ہیں تو بدل جاتی ہیں تقدیریں
قلم رکتے ہیں تو رک جاتی ہیں تدبیریں

قلم اک دعا ہے، دوا ہے، جزا ہے، رضا ہے
قلم وہ نسخہ ہے بن جائیں جس سے عروج کی تصویریں

قلم وہ کہ جس کی رب نے خود کھائی قسم ہے
قلم وہ کہ جس نے لکھی لوح محفوظ میں سب تحریریں

قلم اٹھتے ہیں تو بدل جاتی ہیں تقدیریں
قلم رکتے ہیں تو رک جاتی ہیں تدبیریں

وجیہہ شوکت

**ISBN:** 978-627-7683-00-9

